ذالک الکتاب العزیز

در طبع ہر دو رسالہ	سنہ ۱۲۹۸ ہجری	تاریخ تالیف

دلائل سعادت نشان و آن کتاب ابواب جامع آیین مکان فضل خالق زمین و
زمان از تالیفات جناب ملکی صفات زائر عتبات عالیات ائمہ عراق
علیہم افضل الصلوۃ مولوی سید الطاف علی جعفری ابہرسری رسالہ

آداب القرآن

و رسالہ خوب مرغوب قلوب مفید اکابر و اصاغر

احکام الجنائز

از زبان صدق بیان حبیبی و حبیب قلبی سمی جد خود دلبند
سید محمد متخلص بوزیر بگوش حق نیوش فخر المجتہدین المتقنین
مولانا مفتی سید محمد عباس ادام اللہ ظلہ العالی رسیدہ در زیر مہر و دستخط گردید

اول مرتبہ ۵۰۰ جلد

در مطبع آگرہ اخبار طبع گردید

آداب القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت سیّد انبیا اور اون کی آل اتقیا کے یہہ مختصر ہے آداب القرآن
نام قرآن کے آداب مین کہ اس بندہ خاطی سیّد التفات علی جعفری۔
بہرسری نے سن بارہ سو اٹھانوے ۱۲۹۸ھ ہجری مین فقہ کی کتابون سے واسطے پڑھنے اور
یاد کرنے عوام مومنین کے اس بیان سے تالیف کیا کہ خدا نے قران مین فرمایا ہے
اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ یعنی تحقیق کہ
جو کچھ پیغمبر تمہارے روبرو پڑھتا ہے البتہ وہ قران ہے بزرگ کہ لکھا ہے لوح محفوظ
مین نہین چھوتے اوسکو مگر وہ لوگ کہ حدث سے پاک ہین اس آیہ مین نفی بمعنی نہی ہے
جیسا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے فرزند اسمعیل سے فرمایا قرآن پڑھ اوسنے کہا
مجھے وضو نہین ہے حضرت نے فرمایا حرف کو ہاتھ نہ لگا ورق کو لگا۔ علما نے فرمایا ہے
حدث وہ ہے کہ جسکے سبب سے وضو اور غسل کیا جاتا ہے اور سبب وضو کا نیند اور بیہوشی اور
عادت کی جگہہ سے نکلنا پیشاب و پاخانہ اور ریح کا اور وہ چیز ہے کہ جسکے سبب سے غسل
کیا جاتا ہے اور جسکے سبب سے غسل کیا جاتا ہے وہ حیض اور نفاس اور استحاضہ متوسطہ
اور کثیرہ اور جنابت اور چھونا میّت کا ہے پہلے تینون غسلون کے پس جو مرد اور عورت کہ
بے وضو ہو یا غسل جنابت یا مس میّت اوسکے ذمہ ہو اور جس عورت کے ذمہ غسل حیض یا نفاس
ہو اوسکو چھونا کتابت قران کا حرام ہے کہ وہ حرف قران کے ہین اگرچہ کسی اور چیز پر ہو یا
یا سرخی یا کسی اور رنگ سے لکھے ہوں یا کسی چیز پر کندہ یا دوختہ یا بافتہ یا ناخن سے نشان ہوں البتہ
اگر کوئی آیت ناتمام مثل قال نوح کے یا تمام مثل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے کہین دیکھے اور استنجا

کہ یہہ قرآن کے ارادہ سے ہے تو اب اسمین یہہ احتمال ہے کہ یہہ کسی اور کی عبارت ہو بلکہ بعض آیتہ
قرآن ایسی ہین کہ اونکو عرف مین قرآن نہین کہتے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ اکثر کتاب وغیرہ کے شروع مین لکھتے ہین اسکا چھونا جائز ہے اور اگر
جانے کہ قرآن کے ارادے سے لکھی ہے تو اوسکا چھونا جائز نہین البتہ کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل
کرکے یا بال یا ناخن سے چھوئے کہ عادت سے زیادہ بڑا ہو تو خواہ قرآن مین ہو یا کسی اور چیز پر
تو اسصورت مین بھی چھونا جائز ہے اور تفسیر اور حدیث اور فقہ کی عبارت کا بے وضو اور غسل
کے چھونا حرام نہین اور کم سن لڑکے کہ ہنوز امور شرعیہ کے مکلف نہین قرآن پڑھتے ہین اگر
اونکے چھونیکی نوبت اتفاقا قرآن کی پہونچے تو اونکے ولی کو چاہیئے کہ وہ قرآن کے
چھونے سے اونکو منع کرے اور اگر یہہ نوبت نہ پہونچے تو قرآن کی تعظیم اور اونکی تمرین کیلئے
بہتر بلکہ احوط ہے کہ ولی اونکو منع کرے علما مین یہہ مشہور ہے کہ چھونے مین خدا کے نام کا
وہی حکم ہے جو قرآن کے چھونیکا ہے خواہ اسم ذات ہو مثل اللہ کے خواہ اسم صفات ہو مثل
رحمن اور رحیم کے کسی خط اور زبان مین ہو۔ بعضون نے فرمایا ہے کہ پیغمبرون اور چودہ
معصوم علیہم السلام کے نام کا بھی یہی حکم ہے قرآن کی کتابت کا چھونا کہ بے وضو اور غسل
کے حرام ہے اسمین معنی کا لحاظ نہین بلکہ کتابت کے شرف سے جائز نہین ہے اگرچہ مضمون
لفظ کا نجس ہو جیسا کہ فرعون اور ہامان اور خنزیر اور شیطان ہے اور جس آیہ کا حکم منسوخ
ہے اوسکا وہی شرف ہے جو اوس آیہ کا ہے جسکا حکم منسوخ نہین بعضے عالمون نے
فرمایا ہے کہ جو کچھ قرآن مین مطابق رسم خط قرآن کے صحیح لکھا جاتا ہے اگرچہ اوسمین
اختلاف ہو اور اگرچہ رسم خط قدیم کی موافق ہو کہ وہ اب جاری نہین ہے خواہ پڑھنے
مین آوے مثل مد اور تشدید اور ہمزہ اور زبر اور زیر اور پیش حرکت اور نقطہ اور
اوس حرف کی کہ وہ کسی حرف کا بدل ہے جیسا میم اَنْۢبِئْهُمْ اور مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ
اور قَوْمًۢا بُوْرًا اور کِرَامٍۢ بَرَرَةٍ کا کہ اس قاعدہ سے نون ساکن کا بدل ہے کہ

جیسا ایک کلمہ مین نون ساکن اور دو کلمہ مین تنوین یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش کے بعد
کہ یہہ بھی نون ساکن ہے حرف با متحرک ہو تو وہ نون میم سے بدل جاتا ہے اور وہ میم
باریک خط سے نون اور تنوین کے اوپر لکھا جاتا ہے اور یا وہ حرف کسی حرکت کا بدل ہے
جیسا نون یُعَلِّمُہُمُ نِ اسْمُہٗ یَحْیٰی اور عَرَضًا نِ الَّذِیْ اور خَیْرُ نِ اطْمَاَنَّ کا کہ
اس قاعدہ سے پہلے کلمہ مین زیر اور دوسرے مین زبر اور تیسرے مین پیش کا بدل ہے
کہ جب تنوین کے بعد کا حرف ساکن ہو تو اب نون تنوین اور وہ حرف یہہ دو ساکن جمع ہونگے
اور جب کلمہ کا پہلا حرف ساکن ہو تو وہ کلمہ پڑھنے مین نہین آسکتا پس تنوین کی ایک
حرکت کی عوض نون مکسور دونو کلمہ کے بیچ مین لکھتے ہین اور خواہ وہ کتابت قرآن کے
پڑھنے مین نہ آوے جیسا الف فاصل ہے کہ اسم فاعل سے تمیز کرنیکے واسطے اسم مفعول
کے اخیر مین لکھا جاتا ہے اور واو فاروق کا کہ عمر سے فرق کرنیکے لئے عمرو کے اخیر مین
لکھا جاتا ہے اور واو اُولٰئِکَ کا کہ اِلَیْکَ سے تمیز کرنیکے واسطے لکھا جاتا ہے
یا الف اسحٰق کا کہ حرف حا کے متصل نہین لکھا جاتا ہے بلکہ زائد اوسکے اوپر لکھا جاتا
ہے یا الف شَیْءٍ کا وٴ کا بعد ہمزہ کے خاص سورہ انعام و شوری مین یہہ سب چیزین
قرآن کی کتابت مین داخل ہین پس جب مرد یا عورت کو نذر یا عہد یا قسم سے چھونا
کتابت قرآن کا واجب ہو تو اوسپر واجب ہے کہ چھونے کیواسطے وضو یا غسل جو اوسکے ذمہ ہو
کرلے پس اگر بے وضو یا غسل کے چھولے تو اپنے ذمہ سے بری نہوگا اور چھونے کا
گنہگار ہوگا البتہ اگر بھول کر چھولے تو بری ہوجائیگا اور اگر چھونا واجب نہو اور حروف
کے چھونے کا اتفاق ہو یا قرآن کی ڈوری چھوئے یا قرآن پڑھے یا لکھے یا گردن مین
لٹکائے یا اوٹھائے اگرچہ غلاف مین ہو تو وضو سنت ہے اور اگر غسل کی حاجت ہو
اور چاہے اوسکے کہ غسل کیا جاتا ہے اوسکے لئے نکیا ہو تو چھونیکے واسطے قربت کی نیت سے
غسل کرلے حدیث مین وارد ہے کہ ثواب با وضو قرآن پڑھنے کا ستر حسنے اور بے وضو پڑھنے کا دس حسنے

ہین۔ بعضے عالمون نے فرمایا ہے کہ جب قرآن کے ورق زمین پر پراگندہ پڑے ہون کہ پاؤن کے نیچے آوین یا قرآن نجس زمین پر پڑا ہو یا قرآن مین غلطی ہو یا قرآن کو کافر یا غاصب کے ہاتھ سے لے اور بدون چھونے کتابت کے زمین سے نہ اوٹھا سکے اور غلط کو صحیح نہ کر سکے اور کافر اور غاصب کے ہاتھ سے نہ لے سکے تو ان صورتون مین بھی چھونا کتابت قرآن کا واجب ہو جاتا ہے چاہیئے کہ چھونیکے لئے وضو یا غسل جو اوسکے ذمہ ہو کرے ہان اگر یہہ خوف ہو کہ وضو یا غسل کرنے مین قرآن تلف ہو جائیگا یا نجس زمین سے نجس ہو جائیگا تو اوسوقت بدون وضو اور غسل کے بھی چھونا جائز ہے لیکن اگر قرآن نجس سیاہی سے لکھا ہو یا کسی نجاست سے نجس ہو گیا ہو اور پاک نہ کر سکے تو اوسکو محو نہ کرے اور بے وضو اور غسل کے چھوئے بھی نہین اور کسی نجاست سے نجس بھی نکرے اور غلطی کو تھوک سے نہ مٹاوے کہ یہہ مکروہ ہے علمانے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمہ سوا غسل مس میت کے کوئی غسل واجب ہو اوسکو پڑھنا سورہ عزیمہ کا کہ وہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ اور وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى اور حٰمٓ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اور الٓمّٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ ہے حرام ہے اگرچہ ایک لفظ یا بسم اللہ کے ارادہ سے ہو لیکن حیض والی عورت اگر سجدہ کی آیہ پڑھے یا سنے تو اوسکو سجدہ کرنا واجب ہے اگرچہ پڑھنے کی گنہگار ہے اور سوا ان سورتون کے قرآن کی سات آیتین سے زیادہ پڑھنا مکروہ اور ستر سے زیادہ پڑھنا زیادہ مکروہ ہے۔ اگرچہ بعضون نے بے قید مکروہ اور بعضون نے حرام جانا ہے اور اس مرد اور عورت کو قرآن کا لکھنا اور بغل اور گردن مین اوٹھانا اور لٹکانا اور بدون حایل کے قرآن کے ورق اور جلد اور ڈوری کا چھونا مکروہ ہے۔

تمت بالخیر

باسمہ سبحانہ

یہہ رسالہ آداب قرآن تالیف جناب مولوی سید التفات علی صاحب
زاید مجہے برخوردار خجستہ شعار مولوی سید محمد وزیر پیش نماز سلمہ نے از اول
تا آخر سنا یا ضعیف کو سرور حاصل ہوا حق تعالی مولف و جملہ مومنین کو
اجر نیک کرامت فرمائے اضعف الناس السید محمد عباس عفی عنہ

لا الہ الا اللہ القوی
بن علی الموسوی
عبدہ السید عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد ایزد غفار اور نعت سید ابرار اور اونکی آل اطہار کے اکثر مرد اور عورتون کو
وضو اور غسل مین جبیرہ کے عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اپنی بے علمی یا کم علمی سے
اوسکو نہین جانتے اسلئے اس عاصی سید التفات علی جعفری بہسری ساکن بارہہ نے
اوٹھانوے ہجری مین مسئلہ جبیرہ کا فقہ کی کتابون سے موافق اقوال علما کے اس بیان
تالیف کیا کہ جبیرہ اوس لکڑی و پٹی کو کہتے ہین کہ جو ٹوٹی ہڈی پر اوسکی درستی کے واسطے
باندہی جاتی ہے پس جب وضو یا غسل کے کسی عضو مین جبیرہ ہو۔ اگر جبیرہ دور ہو سکے اور
پانی ضرر نکرے اور جگہہ بھی جبیرہ کی پاک ہو۔ پس اگر وہ دہونے کے عضو مین ہے تو ایک جماعت علما
نے فرمایا ہے کہ اختیار ہے چاہے جبیرہ کو دور کرکے یا اوسی پر پانی ڈالکر یا پانی مین
دبا رکھکر جبیرہ کی جگہہ پر پانی پہونچاوے اور اگر جبیرہ مسح کے عضو مین ہے تو جبیرہ کو

دور کرکے اوسکی جگہہ پر مسح کرے اور اگر جبیرہ دور نہو سکے یا پانی ضرر کرے یا جگہہ
اوسکی نجس ہو تو خواہ دہونے کے عضو مین ہو خواہ مسح کے بنا بر مشہور کے جبیرہ پر
مسح کرے اور دہونیکے عضو مین گرد اگرد جبیرہ کو دہوے لیکن مسح جبیرہ پر
پانی سے کرے کہ جسکو مرتبۂ احتیاط مین کم سے کم مرتبہ کا دہونا کہین اور یہہ
ضرور نہین کہ ہتیلی اور اونگلیون سے مسح کرے تمام ہاتھ سے جائے جس جگہہ
سے مسح کرے خلاف مسح کے عضو کے مسح کے کہ اوسپر ہتیلی اور اوسکی تری
سے مسح کرے کہ اثر رطوبت کا اوس جگہہ پر ہو جاوے اگرچہ نام کے واسطے
مسح ہو خلاف دہونے کے عضو کے کہ اوسمین تمام جبیرہ کا مسح کرے بلکہ اگر
جلد صحیح جبیرہ مین آجاوے اور پانی اوسکے نیچے نہ پہونچ سکے تو اوسپر بہی
مسح کرے اور جب خود جبیرہ نجس ہو اور دور نہو سکے تو اوسے پاک کرکے
اور اگر پاک نہ کرسکے تو پاک کپڑا اوسپر رکھکر اوسپر مسح کرلے۔ علمانے فرمایا ہے
کہ مرہم یا ہا پٹی اور جو دوا کہ زخم اور پہوڑے پر لگائے اور باندہے اوس
ملی جاتی ہے اگرچہ جبیرہ نہین ہے لیکن انکا بہی وہی حکم ہے جو جبیرہ کا ہے پس
جب وضو یا غسل کے کسی عضو پر انہین سے کوئی چیز ہو تو جبیرہ کے عمل سے وضو یا غسل
کرے اور جب زخم یا پہوڑے پر کوئی چیز لگائی یا باندہی نہو پس اگر پانی ضرر
نہ کرے تو دہونے کے عضو مین اوسے دہوے اور مسح کے عضو مین اوسپر مسح
کرے لیکن اگر نجس ہو تو پہلے اوسے پاک کرلے اور اگر اندر زخم کا نمایان ہو تو اوسکے
اندر بہی پانی پہونچاوے اور اگر پانی ضرر کرے تو خواہ مسح کے عضو مین ہو اور خواہ
دہونیکے عضو مین ہو اگر پاک ہو تو اوسپر اور اگر نجس ہو تو پاک کپڑا اوسپر رکھکر
مسح کرے اور اگر مسح نکرسکے تو دہونیکے عضو مین گرد اگرد زخم کو دہوے اور
اگر گرد کو نہ دہو سکے کہ کثرت سے زخم یا پہوڑے ہون تو اس صورت مین کوئی

چیز اوسپر لگائی یا باندھی ہو یا نہو تیمم کرے اور اگر موضع مئوف پر کوئی چیز
بے ضرورت لگائی ہو اور دور کرنا اوسکا ضرر کرے تو حدیث مرارہ یعنی زہرہ کی
شیخ علیہ الرحمہ نے تہذیب مین عبد الاعلی سے نقل کی ہے اسپر دلالت کرتی ہے کہ اوسکا
دور کرنا لازم نہین اوسی پر مسح کرے اور جبتک ہو سکے زخم یا پھوڑے پر کوئی
ایسی چیز نہ لگاوے اور باندھے کہ دور نہو سکے یا پانی اوسکے نیچے نہ پہونچ سکے اور
جب کسی عضو مین کوئی بیماری ہو کہ اوسکے سبب سے پانی ضرر کرے تو جبتک ہو سکے
جبیرہ کے عمل سے وضو یا غسل کرے اور اگر نہو سکے تو تیمم کرے بعض علماء نے فرمایا ہے
کہ ان سب صورتون مین اگر جبیرہ کا عمل کرکے تیمم بھی کرے تو نہایت احتیاط ہے خصوصاً
جبکہ دھونیکے عضو مین جبیرہ ہو خصوصاً غسل جنابت مین اور جب جبیرہ کے عمل سے کسی
عبادت کو بجا لاوے تو وہ عبادت اوسکی بعد دور ہونے عذر جبیرہ کے صحیح ہے لیکن جو وضو
یا غسل کہ جبیرہ کے عمل سے کیا ہے اوسکے صحیح ہونے اور نہونے مین بعد دور ہونے عذر جبیرہ کے
اختلاف ہے اور بنا بر قول احوط کے اوس وضو یا غسل سے کوئی عبادت نہ بجا لاوے دوسرا
وضو یا غسل کرلے ۔

تمام شد

باسمہ سبحانہ

یہ رسالہ جبیرہ کہ جناب مولوی سید التفات علی صاحب
زاید نے تالیف فرمایا لخت جگر نور نظر مولوی محمد وزیر سلمہ نے
سبق من اولہا الی آخرہا مجھے سنایا خداوند عالم مولف و
جملہ مومنین ناظرین کو اجر جزیل و ثواب جمیل عنایت فرمائے اضعف الناس السید محمد عباس عفی عنہ

لا الہ الا اللہ القوی
بن علی الموسوی
عبدہ السید عباس

تقریظ این دو تا رسالہ از نتائج افکار محب بے ریا کرار مولوی سید محمد وزیر صاحب
الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمه البیان والصلوة علی حبیبه سید الانس
والجان والسلام علی وصیه وصهره وآله واصحابه ساکنی الجنان اما بعد